موسی کی مثل ایک نبی بھیجونگا جسکے منہ مین میرا کلام ہوگا یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور اوس
پیغمبر کا فرمودہ اوس دعوی کے ساتھہ کہ مین وہی پیغمبر موعود موسی ہون صاحب کلام خدا والا
پورا ہوگا نہ دوسرے کا بلکہ دوسرا دروغگو مارا جاویگا —

اتفاق زمانہ سے ایک مسلمان مسمی عبد اللہ اور ایک نصاری غلام مسیح مین باہم نزاع
ہوئی - غلام مسیح نے عدالت دیوانی مین عبد اللہ پر صدر الصدور عادل خان کے روبرو
دعوی کیا کہ فصل ۱۸ استثنی ہمارے حق مین ہے اور مسلمان عبد اللہ نے جواب معقول دیا اور حاکم عدالت
دیوانی عالم ربانی نے علی ہذا اپیل مین بھی حاکم اپیل اہل عقل نے نصاری کا دعوی
ڈسمس کیا - بالآخر عدالت ہائی کورٹ آسمانی مین مقدمہ اپیل خاص مین پیش ہوا غلام مسیح
نے فریاد کی کہ حسب فقرہ ۴۶ ۵ پنجم قانون یوحنا کے جناب مسیح صاحب فرماتے ہین کہ اگر موسی
کو باور کرتے تو مجکو بھی باور کرتے کیونکہ اوسنے میرے حق مین لکھا ہے لیکن جبکہ اوسکے لکھے
ہوئے کو باور نہین کرتے تو میری باتون کو کیونکر باور کروگے - اور موسی نے فصل ۱۸
استثنی مین ایک پیغمبر کی خبر دی ہے جو برادران اسرائیلیون مین ہو اور عیسی بنی یہودا سے ہوا
اور بنی یہودا برادران اسرائیلی مین پس فصل ۱۸ استثنی ہمارے مسیح کے حق مین ہے چنانچہ
نصاری مذکور نے اپنی دستاویز مگر فصل ۱۸ استثنی ورس ۱۵ سے پیش ہمراہ عرضی دعوی
کے جسکی نقل حسب ترجمہ غلام مسیح ذیل مین مندرج ہے ورس ۱۵ فصل ۱۸ استثنی خداوند
تیرا خدا تمہارے درمیان مین سے تیرے بھائیون مین سے ایک پیغمبر کو مثل میرے بھیجیگا
اوسکے سنیو ۱۶ موافق ہر اوس چیز کے کہ اپنے خداوند خدا سے حوریب یعنی طور مین بروز مجمع
کے تونے چاہا وقت تیرے کہنے کے کہ اپنے خدا کے قول کو نہ سنون اور اس آتش عظیم کو
نہ دیکھون تا نہ مرجاؤن ۱۷ اور خداوند نے مجکو فرمایا کہ جو کچھہ اونہون نے کہا ہے
وہ اچھا ہے ۱۸ اونکے لئیے ایک پیغمبر کو تیری مثل اونکے بھائیون کے درمیان مین سے
بھیجونگا اور اپنے کلام کو اوسکے منہ مین ڈالونگا تا جو کچھہ اوسکو فرماؤن اونکو پہنچاوے

۱۹ اور یون ہوگا کہ جو شخص میری باتون کو جو میرے نام سے وہ کہے نہ مانے مین اوس سے
تفتیش کرونگا ۔ ۲۰ لیکن وہ پیغمبر جو متکبرانہ میرے نام سے کوئی بات کہے جسکے کہنے کا
مینے حکم نہین دیا یا خدا کے غیر کے نام کے ساتھہ تلفظ کرے وہ پیغمبر چاہیئے کہ مارا جاوے
۲۱ وگر تیرے دلمین شبہ گزرے کہ وہ کلام جو خدا نے نہین کہا کیونکر اوسکو ہم جانینگے
۲۲ وہ پیغمبر جو خدا کے نام سے کہے اور وہ واقع نہوا اور انجام کو نہ پہنچے یہ امر ہے کہ خدا
نے نہین کہا بلکہ اوس پیغمبر نے اوسکو غرور سے کہا ہے اوس سے مت ڈرا نتہے ۔
مسلمان حسب طلاعنامہ عدالت ممدوحہ مین حاضر ہوا اور اوسنے یہہ جواب دیا کہ دفعہ ۴۶
باب پنجم قانون یوحنا مین بعد تسلیم اسکے کہ کلام مسیح ہے ہرگز اشارہ فصل ۱۸ سفر تثنی کیطرف
نہین اسلیئے کہ بنی یہودا اولاد بنی اسرائیل حاضر شدہ ہین نہ برادران اسرائیلی اسقدر
البتہ ضرور ہے کہ حسب باب ۱۰ و ۱۱ ایکٹ رومیون پولوس کے فصل ۳۲ سفر تثنی مین غیرت
دلانے یہود سے غیر قوم رومیون کے سبب اشارہ زمانہ ولادت مسیح کیطرف ہے نہ نبوت مسیح
کیطرف اوصاف دفعہ ۱۴ باب ۷ قانون پال عبرئیون مین لکھا ہے کہ مسیح قوم یہودا سے
نکلا اور قوم یہودا کی اولاد کی نبوت کی نسبت موسے نے کچھہ خبر نہین دی وگر خبر فصل ۱۸
سفر تثنی یہودا کی اولاد سے متعلق ہوسکتے تو پولوس کا قول دفعہ ۱۴ نامہ عبرئیون مین
کیسے صحیح ہوتا اوصاف دفعہ ۲۲ باب ۳ قانون نامہ اعمال مین اس خبر فصل ۱۸ سفر تثنی کو
مخصوص اوس پیغمبر سے کرتا ہے جو عرصہ ما بین تشریف بری و بار دگر تشریف آوری
مسیح مین مثل موسے پیدا ہوا اور ہمارے حضور علیہ السلام عرصہ مابین مذکور مین تشریف
لائے پس اس سے یہ سند فصل ۱۸ سفر تثنی دست آویز میری ہے نہ نصارے کی
کیونکہ اوسمین صاف موجود ہے کہ وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے مثل موسے کے
ہوگا اور ہمارے حضور علیہ السلام بنی اسرائیل کے بھائیون مین ہوے مثال حسب فصل ۱۶
و ۲۵ تکوین کے ہین نہ کہ عیسے جو اولاد یہودا پسران بنی اسرائیل سے ہین اور خود در ۱۴

باب ۱ نامہ عبریون پولوس مسیح سے اس خبر کی نفی کرتا ہے اور سورہ احقاف آن مین
آیۃ شہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ وارد ہے اور شاہد سے مراد موسیٰ ہین پس
اگر مقصود برادران اسرائیل سے بنی یہودا ہوتے ورس ۱۲ باب ۱ نامہ عبریون کا مل
نہوتا اور نہ ورس ۱۸ فصل ۲ استثنی کا فرمودہ جس سے ظاہر ہے کہ مقصود بنی اسرائیل کے
بہائیون سے غیر اسرائیل مراد ہین اور بنی عیسوبن اسحاق و بنی قنطورہ مین باتفاق یہود و
نصاریٰ کوئی وعدہ نہین ہین پس بالضرور بنی اسماعیل مراد ہین جنکی برادریت فصل ۱۶ و ۲۵
تکوین مین موجود ہے اور جابجا اونکی نسبت وعدہ کہ حسب عدونکے بدعوی کلام خداوند
صاحب شجاعت کا خروج بنی قیدار سے ہوا جو حسب فصل ۲۵ تکوین کے بنی اسرائیل کے
برادر اور جیسے فصل ۴۲ شعیا مین لکہا تہا ہمارے حضور علیہ السلام سے کامل ہوا جنکا
زور حسب فصل ۴۲ مذکور سلع کوہ مدینہ سے ہوا جنکی نسبت فصل ۲۱ شعیا مین ہجرت تیمہ
یعنی طیبہ یہ طیبہ مین لکہی ہے اور ویسی ہی ہوئی جو دون بن خزیمہ کی بستی یعنی ابوا کے
قریب طیبہ واقع ہے کہ ایک سال کے بعد ہجرت کی فتح آپکی بدر مین بنی قیدار یکیونپر حسب
فصل ۲۱ یشعیا ہوئی اس آیۃ فتح کو مکی بہت طلب کرتے تہے لیکن چونکہ وعدہ بعد ایک سال
ہجرت کے مقرر تہا یہی جواب دیا گیا کہ خلاف فرمان کے مجکو قدرت نہین ورنہ پہلے پیغمبرونکی
صحائف کی تکذیب لازم آوے اسی سبب سے یہ مطلب صورت مکیونمین ملیگا اور مدینہ مین
قد کان لکم آیۃ موجود ہے اور یہودی مدینہ منورہ مین مضمون فصل ۲ و ۴۲ یشعیا سے مطلع
ہو کر فساد رومیونمین جمع ہو گئے تہے جنکے درمیان حضور علیہ السلام تشریف لائے پس بہت سے
متقین یہود حسب وعدہ ایمان لائے اور بہت سے منکر حسب عید فصل ۴۲ مذکورہ ہوئے اور حسب
فصل ۴۲ یشعیا مذکور کے اول نبی بنی قیداری مدت تک ساکت مکہ مین ہے اور بعد کو
شجاعت دشمنونپر بدر مین کی اور دم سرد بہی لیا یعنی شکست احد بہی ہوئی جو حسب حدیث
بخاری کے ابوسفیان سے فتح و شکست ابتدائی کو ہرقل جانتا تہا اور بعد کو حسب فصل مذکور

فتوحات عامہ مومنین اور کفار مکہ بت پرست جنگ خندق کے لیے جمع ہوکر آئے اور شرمندہ
ہوگئے اور یہودی بعد جنگ عظیم خندق کے جنکی نسبت فصل مذکور مین لکھا ہے وہ یہودی
اولاد رسول اسرائیل نہ سمجھے اور وہ جلاوطن اور مقتول ہوئے اور جسنے دعوی کیا کہ مین
وہ پیغمبر موعود موسے فصل ۱۸ استثنی ہون سوائے حضور علیہ السلام کے وہ مارا گیا جیسے
مانی و مسلیمہ و سجاح نصرانیہ وغیرہ تین شخص مارے گئے اور ہمارے قرآن کی ہر ایک آیت
مین یہ معجزہ ہے کہ جو کوئی اس دعوی سے کہ مین پیغمبر موعود موسے ہون کلام خدا ایک
آیت کے برابر بھی لاوے وہ مارا جاوے۔ پس زور و شوکت پیغمبر اسلام سے واضح ہے
کہ مثل موسی بلکہ باوجود تشبیہ کے اعلے ہین اور دفعہ ۴۶ باب پنجم یوحنا مین بعد تسلیم اسکے
کہ مسیح کا فرمودہ ہے اشارہ فصل ۱۸ استثنی کیطرف نہین اگر ایسا ہوتا مگر کہتا ہون ورس ۱۴
باب ۲ نامہ عبرانیون کا صحیح نہین ہوتا بلکہ خود کلام مذکور مسیح سے واضح ہوا کہ دفعہ ۴۶ مذکور
کے ایسی خبر ہے جسکو یہودی توریت سے نہین جانتے تھے اور وہ فصل ۳۲ استثنی مین
غیر قوم کی آبادی سے کنایۃً اشارہ مسیح کیطرف ہے جو یہود کی بربادی کے لیے آئے تھے
نہ اونکے نفع کے لیے بخلاف ہمارے حضور علیہ السلام کے کہ خود زمانہ حضور علیہ السلام مین
ہزارون یہودی مسلمان ہوگئے پس بنظر تعصب و غضب کے نصاریٰ سے اور کچھ اوس وقت
جواب بن پڑا سوائے اسکے کہ اسماعیلی نہ برادران اسرائیلی ہین اور نہ اسماعیلیون کی نسبت
کسی نبی کا وعدہ بائبل مین پس ناچار بعد بحث و گفتگو کے عدالت عالیہ تحقیقاتی سے امور
تنقیح طلب ہوئے **اول** یہ کہ پیشین گوئی مذکور خود اسرائیلیون مین نبی پیدا ہونے کی یا
اسرائیلیون کے بھائی اسماعیلیون مین — **دوم** آیا اسماعیلیونکی نسبت کسی کتاب الہامیہ یہود
و نصاریٰ مین وعدہ ہے یا نہین — **سوم** اسماعیلی برادران اسرائیلی مین یا نہین **چہارم**
یہ ہے کہ اگر کوئی پیغمبر دعوی کلام موعود فریب سے کرے اور یون کہے کہ مین ہی پیغمبر
موعود موسے ہون وہ مارا نجاوے آیا توریت جھوٹی ہوگی یا نہین — **پنجم** یہ ہے کہ کس قسم مین

ادنی بغم

اوس پیغمبر موعود کا ہونا چاہیے **ششم** یہ ہے کہ جو پیغمبر یہود کی بربادی کے لیے آیا ہو وہ اس سے مراد ہے کہ غیر قومین شمالی اوس سے منتفع ہون یا اونسے یہود ہی منتفع ہون اور غیر قومین شمالی اوسکے وقت مین بیت المقدس سے نکالے جاوین **ہفتم** یہ ہے کہ عیسے کے حواری جو اسکی تفسیر کرین وہ معتبر مسلمان و نصاریٰ کے نزدیک ہے یا اس عقیدہ کے نصاریٰ خلاف انکے کہین **ہشتم** آیا انجیل یوحنا کے باب ۵ مین اشارہ فصل ۱۸ سفر تثنی کیطرف ہے یا دوسری پیشین گوئی فصل ۳ کتاب کورکی طرف جیسے عبداللہ کا قول ہے اور چونکہ تحقیقات وطلب دستاویز مین ایک صد سال بہر درکار ہے نظر بر آن —

حکم ہوا

کہ یہ مقدمہ بتاریخ ۷ مارچ ۱۸۶۶ع کو پیش ہو اور فریقین اپنی اپنی سند حاضر کرین زیر ۷ مارچ ۱۸۶۶ع آج بتاریخ ۷ مارچ مذکور مقدمہ پیش ہوا دفعہ ۴۶ باب پنجم قانون یوحنا کو نصاریٰ نے پیش کیا اوسمین اشارہ فصل ۱۸ سفر تثنی کیطرف کچھہ نہ نکلا بلکہ اوسمین صاف لکھا ہے کہ اگر موسی کے فرمودہ کو باور کرتے تو مجکو بہی باور کرتے اور موسیٰ کے فرمودہ کو جو صاف صاف تہا یہود ہی باور کرتے تہے مگر اشارون کو نہ سمجھتے تہے البتہ دفعہ مذکور کے حق مین عبداللہ مسلمان کا قول بہت صحیح ہے کہ قوم غیر سے غیرت دلانے یہود مین حسب ورس ۱۹ باب ۱۰ نامہ رومیون کے اشارہ مسیح کیطرف ہے جسکو وہ نہ سمجھے تہے کیونکہ ورس ۱۹ باب دہم رومیون مین حسب ورس ۲۱ فصل ۳۲ سفر تثنی پولوس فرماتا ہے کہ موسی نے تو پہلے ہی (متعلقہ مسیح مین) فرمایا کہ مین ونسے جو قوم نہین ہین (یعنی رومیونسے) تمکو اے یہود غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تمکو غصہ پر لاؤنگا اور ورس ۱۴ باب دہم مذکور مین کہتا ہے کہ جسکو یہود نے نہین سنا یعنی مسیح کو وہ کیسے اوسے جانین یعنی جسکو اونہون نے نہین سمجہا کیسے اوسپر ایمان لاوین اور دوسرے انبیا کے اشارہ بیان کرکے موسے کا اشارہ فصل ۳۲ سفر تثنی کے ورس ۲۱ مذکور سے ورس ۱۹ باب دہم مین فرماتا ہے جس سے صاف تفسیر ورس ۴۶ باب ۵

انجیل یوحنا کی دریافت ہوگئی جو مسیح علیہ السلام فرماتے ہین کہ موسی تمہاری فریاد کرتا ہے
اور فریاد موسی فصل ۳۲ سفر تثنی مین موجود ہے جسکو پولوس نے باب دہم رومیون مین بیان کیا
البتہ اس اشارہ فصل ۳۲ مسیح سے تصریح فصل ۱۸ سفر تثنی حضور علیہ السلام کی نسبت ہے
یہود کے علماء نے یحیی سے جو بقوت الیاس تھے حسب باب اول یوحنا کے دریافت کیا کہ آیا
تو الیاس ہے یا مسیح یا وہ نبی یعنی موعود فصل ۱۸ سفر تثنی اوسنے جواب دیا کہ مین نہ الیاس ہون نہ
گو وہ حسب فرمودہ مسیح کے بقوت الیاس تھے جنکا ذکر کتاب ملاکی کے فصل ۴ مین ہے پس
صاف واضح ہوا کہ کمال تحقیق سے علماء یہود نے یحیی سے حسب باب اول انجیل یوحنا مکرر
سوال کیا پس نصاری کا یہ خیال کہ سوال یہود باب اول انجیل یوحنا کا ایک غلطی یہود سے
تھا محض غلط ہے۔ اس تحقیق سے آٹھوان امر تنقیح طلب محقق ہوا کہ دفعہ ۴۶ باب پنجم
یوحنا فصل ۱۸ سفر تثنی سے متعلق نہین بلکہ ورس ۲۱ فصل ۳۲ سفر تثنی سے متعلق ہے جیسے
مسلمان کا قول ہے۔ نواں امر تنقیح طلب کی نسبت مسلمان و نصاری دونو متفق
ہوئے کہ حواریین کے فرمودہ کے خلاف کسی نصاری کا قول معتبر نہین اور بعد اتفاق کے
مسلمان نے دفعہ ۱۴ باب ۷ نامہ عبرانیون کو پیش نظر کیا کہ جناب مسیح نسل یہودا سے ہین اور یہودا کی
اولاد کی نبوت کی نسبت موسی نے کچھ خبر نہین دی اگر فصل ۱۸ سفر تثنی مین برادران و از
اقوام اسرائیل سے مراد بنی یہودا ہوتے تو دفعہ مذکور ہرگز صحیح نہوتی اور پھر دیکھو تفسیر
دفعہ ۴۶ باب پانچ انجیل یوحنا کو جو پولوس نے باب دہم رومیون کی اور پھر دیکھیے
تفسیر فصل ۱۸ سفر تثنی کو جو پطرس و لوقا دفعہ ۲۱ باب ۳ نامہ اعمال سے فرماتے ہین کہ
مسیح پھر آئینگے لیکن نہین آسکتے جبتک کہ سارے انبیاء ولکا فرمودہ کامل نہولے اور
اونمین سے موسی کا فرمودہ فصل ۱۸ سفر تثنی ہے جو عرصہ مابین تشریف بری و بار دگر
تشریف آوری مسیح مین کامل ہوا اور نبی موعود آلے اور شموئیل اور جتنے پیچھے ہوئے
سب نے اوس پیغمبر موعود موسی کی فصل ۱۸ کی خبر دی اور ابراہیم سے جو وعدہ برکت ہوا ہے،

۱۵۹ ودیکی

وہ اوسکی نسبت ہے اور پہلے عیسٰی علیہ السلام کو اوسکی راہ کی درستی کے لیے بھیجا ہے اور پہلے کے لیے دوسرا لازم
ہے اور ہمارے حضور علیہ السلام حسب فصل ۱۸ سفر ثنی صاحب کلام موعود یا بین عرصہ تشریف کی
و بار دگر تشریف آوری مسیح مین رونق افروز اس جہان کے ہوئے اور جسنے حسب فصل ۱۸
سفر ثنی و باب ۲۳ کتاب اعمال کے مقابلہ کیا مارا گیا اور حسب فصل ۴۵ شعیا کے مکہ مین اولاد
ہاجرہ مین ہوئے نسل قیدار بن سماعیل سے جیسے فصل ۴۲ شعیا مین صاحب شجاعت خداوند کا کلام
نسل قیدار سے لکھا ہے جو حسب فصل ۲۱ کو چند عرصہ تک صبر کرتے رہے جبتک ہجرت نبوی اور
جبکہ ہجرت حسب فصل ۲۱ شعیا کے تیمہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ مین ہوئی جو ددان بن خزیمہ کی نسل کے
پاس یعنی ابوا کے بستا ہے آپکی فتح ایکسال بعد بدر مین بنی قیدار پر حسب وعدہ ہوئی اور
کوہ سلع مدینہ سے فصل ۴۲ مین آپکی شجاعت و فتحمندی کا ذکر ہے اور ترجمہ احمد تک مین ہنوز
موجود ہے جسکے بعض یہود ہنوز قائل ہین اور جسنے نمانا وہ حسب فصل ۴۲ شعیا کے برباد ہوا انصارے نے
کہا کتاب دیکھی جاوے مین حاضر ہی حسب مدعا سے مسلمان مطابق اوسمین ملا پس حاکم عدالت عالیہ متوجہ
غلام مسیح کیطرف ہوا کہ اسکا جواب بیان کرو لیکن نہ اوس سے جواب بن پڑا اور نہ اوسکے وکیل
سے ناچار شرمندہ ہوا اور اقرار کیا کہ بے شبہ اسکا جواب ہمارے پاس نہین ۔ اور جیسے ہم
تنقیح طلب کی نسبت مسلمانے دفعہ ۴۹ سے تا آخر باب ۱۲ توقا پیش کی اوسمین صاف لکھا ہے
کہ مسیح فرماتے ہین کہ مین قوم یہود کی بربادی کے لیے آیا ہون اسی سبب سے نامہ عبریون کے
باب ۴ ورس ۸ مین لکھا ہے کہ اگر جیسس نے آرام دیا ہوتا یعنی مسیح نے تو دوسرے روز کی نسبت
جو آجکا دن کرکے کہا جاتا ہے یعنی روز تازگی کا ذکر نہوتا جو سبب ملکا آرام باقی ہے اور روز ۱۸
فصل ۱۸ سفر ثنی مین لکھا ہے کہ اونکے یعنی یہود کے نفع کے لیے وہ نبی مثل موسیٰ تشریف لاویگا
اور یہود یونکے لیئے بعد مسیح کے اور قبل اسکے کہ یاجوج روس حسب فصل ۳۸ و ۳۹ خرقیل کے یہود پر
مسلط ہون آرام پایا اونکو ایک عرصہ تک لازم اور روس کا تسلط ہی ممالک یہود یہ پر قریب الوقوع
پس صاف وہ آرام سبب ہمارے حضور علیہ السلام سے ہوا جو حسب کتاب توریت مترجم یونانی اور

احادیث صحیحہ کے ساتوین ہزار کے شروع مین ادم سے رونق افروز اس جہان کے ہوے
جنسے ہزارہا یہودی اہل مدینہ وحوالی مدینہ ایمان لائے اورحسب فصل ۳ ملاکی نبی یہودا سے قوم
ابوایوب انصاری وقوم افریم بن یوسف سے عبداللہ بن سلام کی قوم حسب فصل ۳ یرمیا ایمان
لائے جو زمانہ مسیح مین برباد ہوگیے تھے اورجنہون نے نمانا وہ حسب فصل ۴ شعیا و ۶ استثنا
ہلاک کیے گیے بخلاف مسیح علیہ السلام کے یہودیون کے پاس پہلے بہیجے گیے اور انہون نے نمانا جابجا
غیر قومونکی تعلیم حسب عدہ اونسے ہوئی بخلاف ہمارے حضور علیہ السلام کے زمانہ کے کہ غیر قومیں
ممالک ہمیشہ دینہ سے نکالی گئین پس نصاری کو اسپر بہی سکوت ہوا اور بغلین جہانکنے لگا اورچونکہ
نسل کرستان ہندوستانیون کی ناواقف کتب مقدسہ و تاریخون سے تہا کہنے لگا یہ امر بہی
ہے اور تاریخون کے مطابق لیکن پانچوین امر تنقیح طلب کی نسبت کہنے لگا کہ گو مسلمان کی
تقریر سے واضح ہے کہ فصل ۱ سفر حجی کا فرمودہ عرصہ مابین تشریف بردی بار دگر تشریف آوری
مسیح مین حسب ورس ۲۱ باب سوم اعمال لازم ہے اور ورس ۲۸ باب ۹ نامہ پولوس عبرانیون سے نفی نسبت
مسیح کے ہوچکی لیکن ہاتر سفتے فصل نہم دانیال مین اس نبی کی نسبت کامل ہونے چاہیئن
جس سے گناہونکا کفارہ ہوا اور وہ ہمارے مسیح سے مطابق ہے دیکہو کتب تواریخ مین یہانتک
کہ سید احمد خانصاحب ستارہ آف انڈیا نے بہی تفسیر توریت مین اونکو مانا ہے عبداللہ نے جواب دیا
کہ ہمکو نہ سید احمد خانصاحب کی پیروی جو مخفقہ کو ہم خلاف قرآن کے کہالین اور نہ آپکی قیاسون
خلاف تاریخ متواترہ کے تقلید جو اپنی طرف سے لکہکر ایک تاریخ گہڑلین البتہ تاریخ یونانیونکی
نسبت آپسے استفسار ہے کہ فارسیونکے بادشاہونکی سیرس کورش سے آیا قابل اعتبار ہین
یا نہین جسے مدارس سرکاری و پادرین مروج ہین غلام مسیح نے کہا کہ کمال قابل اعتبار اسی سبب سے
پہلے امر تنقیح طلب مین مینے توریت یونانیہ پر قدح نکیا ورنہ مجہپر اعتراض لازم آتا جو مقدمہ تاریخ مین
اونکا اعتبار کرتا اور مقدمہ کتاب توریت مین اعتبار نکرتا - مسلمان نے کہا شاباش خدا آپکو
ہدایت کرے اورس سے ستر ہفتے فصل نہم دانیال کے ہمارے حضور ختم المرسلین سے متعلق ہین

ہین لیکن

نہ مسیح سے اور کفارہ سے مطلب یہ ہے کہ یہو جو زمانہ مسیح سے برباد ہوتے چلے آتے تھے حضور علیہ السلام
کے زمانہ مین اونکے باکون کی تباہی موقوف ہوئی اور غیر قومین نکالی گئین اس بات پر مسلمان
کی نصاریٰ نے حقارت کی کہ ہمنے لندن مین تعلیم پائی ہے وہان ہمنے کبھی نہ سنا جو علمی کان
ہے کہ ستر ہفتے مسلمانونکے پیغمبر صاحب ہے فصل نہم مین متعلق ہین اور کفارہ اونسے ہوتا ہے
مسلمان نے کمال وقار و فروتنی کہا کہ بیشبہ ممالک یورپ معدن علوم عقلیہ ہے لیکن علوم منزلہ
نقلیہ مین اوسی قدر کم فہم ہین آپسے دریافت کرتا ہون کہ فصل نہم دانیال کس بادشاہ کے
وقت مین نازل ہوئی ہے نصاریٰ نے جواب مش دیا کہ یہ بات دریافت کرنیکے لایق نہین صاف
خود فصل مذکور مین لکہا ہے کہ دارایوس بن اخشویروش کے سال اول جلوس مین نازل ہوئی ہے مسلمان
نے پھر فروتنی سے کہا کس سنہ مین نصاریٰ نے بگڑ کر کہا کہ اصل مرن لیجیے کہ ۵۸۶ سنہ
قبل مسیحی مین بخت نصر نے پہلے مرتبہ یروسلم کو اجاڑا اور یہود کو تباہ کیا اور حسب ۱۲ ورس
فصل ۲۵ یرمیا کے ۵۳۶ سنہ قبل مسیحی مین کورش نے ستر سال بعد بربادی کے بابل کو جانے
اور یہو کو اجازت بیت المقدس کی آبادی کی دی جو ستر ہزار کو بخت نصر قید کر لایا تہا اور ۵۱۵ سنہ مین مسیحیون
اور ۵۲۱ سنہ مین دارایوس بن ہستاسپس اور ۴۸۵ سنہ مین اخشویروش زرکسیس اور ۴۶۴ سنہ مین ارتخششتا
اول اور ۴۲۴ سنہ قبل مسیحی مین ارتخششتا دوم جسکو ارتازرکسیس کہ انگریزی مین کہتے ہین اور ۴۲۳ سنہ
قبل مسیحی مین دارایوس بن اخشویروش بادشاہ ہوا اور سنہ دوسرے جلوس دارایوس ابن اخشویروش
تک حسب ابواب اخر فصل ۴ عزیر کے فرمان تعمیر مرمت شہر یروسلم مقدس صادر ہوا تہا اور سنہ تین
اوسکے جلوس مین فرمان مذکور صادر ہوا اور اوسکے بعد چار بادشاہ اور ہوئے اوسکے بعد سلطنت
سکندر صاحب چار وزیر ۳۲۳ سنہ قبل مسیحی مین شروع ہوئے اور صدی تیسری مین دیوتکی
سلطنت یہودیہ مین سکندر سے ہوئے مسلمان نے پھر شاباش کہی اور دریافت کیا کہ اس
آپکے فرمانے اور تاریخی تحقیق سے صدور فرمان دارایوس بن اخشویروش سے ولادت مسیح تک
کتنے سال ہوئے غلام مسیح جھنجلا کے بولا کہ ۴۲۱ سنہ قبل مسیحی مین فرمان صادر ہوا تہا ولادت مسیح سے

چار سو بیس سال پیچھے ہوئی سلمان نے دریافت کیا چار سو بیس سال کتنے ہفتے ہوئے اعلام مسیح
کے ہوش باختہ ہوئے کبھی توریت مترجم اردو محشی اور کبھی توریت انگریزی محشی دیکھنے لگا
جسمین جو محشیون کا جی چاہا ہے لکھدیا ہے استیر کی کتاب کے اوپر احشویروش کو سنہ ۵۲۰
قبل مسیحی مین لکھدیا ہے کہ بادشاہ ہوا اور فصل نہم دانیال پر دارایوس اوسکے بیٹے کی
سلطنت سنہ ۵۳۲ لکھدی اس حساب سے بیٹا باپ سے پہلے ہوگیا اور کمال شرم سے عرق عرق
ہوگیا اور ساری لن ترانیان جاتی رہین اور جواب دینا پڑا کہ حساب تاریخ متواتر سے صدور فرمان
دارایوس بن احشویروش سے مسیح ساٹھ ہفتے بعد یعنی سنہ ۴۲۰ سال بعد پیدا ہوئے کیونکہ ہفتے سے
مراد سات سال ہین سلمان نے کہا کہ فرماؤ آیا علم نقلی منزل لندن مین زیادہ ہے اب اہل اسلام
پامال ورساٹھ ہفتے کے ستر ہفتے کیونکر ہوئے نصارے لاچار ہوا اور کہنے لگا کہ اچھا نصارے
سے یہ امر بے شبہ غلط ہوا کہ ستر ہفتے مسیح سے متعلق نہین لیکن ستر ہفتونکی تحقیق آپکے پیغمبر
صاحب سے کیسے متعلق ہے سلمان نے کہا بیشک ہمارے شاہنشاہ کی نسبت ستر ہفتے جو سلم
کے سنہ بربادی مسیحی سے شمار کیئے جاتے ہین کہ ستر ہفتے کے چار سو نوے اور اسی کو جمع کرو
وہی سنہ ہوتے ہین جسمین ہمارے حضور علیہ السلام پیدا ہوئے نصارے نے کہا کہ ہماری تاریخون مین
سنہ مسیحی مین بربادی بیت المقدس لکھی ہے سلمان نے کہا کہ خود آپکی تاریخون مثل جنرل
ہسٹری لکھا ہے کہ ہمکو اس عرصہ کا حال معلوم نہین توریت کی رو سے سنہ مین ہوئی ہے
تفصیل اسکی یہ ہے کہ بیت المقدس کی بیخ کنی دو مرتبہ علی وجہ الکمال ہوئی ایک مرتبہ سنہ ۶۰۶
قبل مسیحی مین جیسے خود اپنے فرمایا اور ستر سال بعد حسب درس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیا کے سنہ ۵۳۶
۲۵ قبل مسیحی مین کورش سے یہودیون نے تسلی پائی اور دوسرے مرتبہ کی بربادی درس ۱۳ فصل
یرمیا مین لکھی ہوئی جو رومیون نے ہوئی جسکو اکثر پیغمبر پہلے سے کہہ گئے تھے پس دانیال نے
دارایوس بن احشویروش کے سال اول مین یعنی سنہ ۵۲۳ قبل مسیحی مین درس ۱۲ مذکور کو کامل
پایا اور چونکہ درس ۱۳ سے پھر بربادی کا ذکر دیکھا روئے اور جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم ہوا

برحکم

جیسے ورس ۲۴ سے تا ۲۴ حکم ہے کہ ستر ہفتے یعنی چارسونوّے سال تیرے شہر اور تیری قوم مقدس سے
تکمیل نبوت یعنی ختم نبوت ورویا تک مقرر ہوئے ہین کہ اس عرصہ مین خطا کاریان ختم ہون
اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی ورقدس قدوسین (یعنی حضور علیہ السلام)
مسیح کیا جاوے (یعنی پیدا ہون) لیکن تاریخ بربادی بیت المقدس بار دگر پہر نہ معلوم
ہوئی ورس ۲۵ سے فرماتا ہے کہ سنہ صدور فرمان تعمیر بیت المقدس سے (جو سنہ ۴۵۵ قبل مسیحی مین
صادر ہوا) مسیح سردار تک ساٹہہ ہفتے ہونگے (چنانچہ بدستور فرمودہ مطابق تاریخ متواتر
ساٹہہ ہفتے یعنی چارسوبیس سال پیچھے پیدا ہوئے) لیکن یہودیون نے مسیح کے سنہ چھپانے
کے لیئے یہ کرتوت کیا کہ ساٹہہ ہفتے کے مقام پر ساٹہہ ہفتے اور سات ہفتے اور دو ہفتے
کردیے یہ عظیم تبدیل وزیادت یہود سے ہوئے اور فرماتا ہے) کہ صدور فرمان کے وقت سے
بازار پہر تعمیر کیئے جاینگے اور دیوار بنائی جائیگی مگر تنگی کے دنون مین (چنانچہ ایسا ہی ہوا) ۲۶ اور وقت ولادت
مسیح سے انہتر روز (یعنی سال) بعد سردار آویگا (چنانچہ باشپاشین آیا) سو اوسکے لوگ
شہر اور مقام مقدس کو غارت کرینگے اور اوسکا آخر آویگا گویا طوفان کے روز سے
اور آخر تک لڑائیان رہینگی - ۲۷ اور وہ اوس عہد کو بہتون کے ساتہہ ایک ہفتے (یعنی
سات سال) مین باندہیگا اور نصف ہفتے مین (یعنی ساڑہے تین سال سلطنت طرطوس کی
شرکت مین) ذبیحہ وہدیہ موقوف کریگا اور فصیلون پر اجاڑنیوالے کے مکروہات دہرے جائینگے
یہانتک کہ اوسکے بالکل غارت ہو اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اجاڑنیوالے پر واقع ہوگی
یعنی باسپاشین جب مریگا پس سنہ ۷۹ اور سنہ ۱ اور سنہ اسّی ہوئے اوسے حساب ستر
ہفتے کا ولادت ختم المرسلین علیہ السلام کی نسبت ہے لیکن یہود بلکہ نصاریٰ نے ورس ۲۶
کی عبارت بدل دی عربیہ ترجمہ سنہ ۱۸۱۱ مین یون لکھا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ انہتر ہفتے بعد
مسیح قتل کیا جاویگا اور سردار آویگا اور دوسرے ترجمون مین یون کردیا جسکا خلاصہ
یہ ہے کہ باسٹہہ ہفتے بعد مسیح قتل کیا جاویگا پر نہ اپنے لیئے اور بادشاہ آویگا

یہ محض تبدیل ہے غلط اس حساب سے اگر مسیح کو سچا کہتے ہیں درس جھوٹا ہوتا ہے اور اگر درس کو
سچا کہتے ہیں مسیح دروغگو ہوتے ہیں نہ وفات ہے حساب مطابق نزول درست ہے پس اس تقریر مسلمان
کے بعد نصاریٰ میں کاٹو تو خون نہ تھا سوائے اسکے کہ خاموش ہو رہے چارہ نہ دیکھا اور بعد
خاموشی کے کہنے لگا کہ اس نبی فصل ۹ اسفر شنی کے ظہور کا وقت فصل ۷ دانیال سے مسیح کا
ظاہر ہے جیسے درس ۱۳ میں ابن آدم کا آنا لکھا ہے اور اکثر ابن آدم سے محاورہ مسیح کا
ہے مسلمان نے جواب دیا معلوم ہوا کہ اہل لندن فی الواقع دینیات میں کچھ واقفیت نہیں
گو اونکی بڑی کوشش کتابوں کے جمع کرنے میں ہوئی اسکی اصل سن لیجیے کہ خود آپکے فرمانے کے
مطابق بخت نصری کیانیہ سکندری رومیہ ۱۳۶ قبل مسیحی سے چار بادشاہتیں ہوئیں
اور اوائل رومیوں میں مسیح پیدا ہوئے اور رومیوں میں ۴۷۶ بعد مسیحی سے ۶۲۲ تک دس شاخ ہو
حسب باب ۷ درس ۲۰ اسکا شفاف کے ہوئیں جنہوں نے روم کو برباد کیا اور ۶۲۲ میں گیارہویں
شاخ ہرقل ہوئی اوسکو مسلمانوں نے برباد کیا یا نہیں ورنہ آپ تاریخ متواترہ کی رو سے
فرمائیے نصاریٰ نے جواب دیا اسمیں کیا کلام ہے عبداللہ نے کہا کہ پھر آپ کیوں غور
نہیں فرماتے کہ فصل ۷ دانیال میں خبر آتا ہے جبکہ چوتھی سلطنت کی گیارہوین شاخ ہو
اوس وقت صاحب زمانے قدیم لاکھوں لاکھہ مقدسوں سے آویگا اور اسکے مقدسوں سے
اور شاخ یازدہم سے جنگ عظیم ہوگی بالآخر گیارہوین شاخ برباد ہوگی اور اوس صاحب
روز زمانے قدیم کے لاکھوں لاکھہ مقدسونکے بعد بے شبہ مسیح تشریف لاوینگے کہ صاحب
روز زمانے قدیم کے بروز یعنی مہدی علیہ السلام سے بادشاہت پاوینگے اور وہ زمانہ
قریب ہے کیونکہ جبکہ ظاہر ہوا کہ تمامی بادشاہت وقوت وہ صاحب زمانے قدیم
لاکھوں لاکھہ کی یعنی اہل اسلام کی قوت ہے اور باب ۲۴ متی میں ہے کہ جب آسمانی قوتیں
متزلزل ہونگی اونکی مدد کے لیے آویگا پس فصل ۷ دانیال میں مسلمانونکی سے
بلکہ بڑی عظیم الشان پیشین گوئی نسبت تقدیس اہل اسلام لکھے ہے اور وہی فصل ۷ دانیال کے

چار بادشاہتین بخت نصری و فارسیہ کیانیہ و سکندریہ و رومیہ مین جنمین مسیح پیدا ہوئے
مذکور ہوئین اور دس بادشاہون کیطرف اشارہ دس انگشت پا سے ہے اور قطعہ قوی
سے اشارہ ہرقلی سلطنت کی طرف اور سنگ سے جو مثال پہاڑ ہو گیا وہی بادشاہت
اہل اسلام بادشاہت خدا جو دس انگشت پا اور قطعہ قوی مین لگا اور پہاڑ مثال ہو گیا نہین
معلوم کہ آپکی سمجھہ پر کیا نقصان آگیا اور غلط بلکہ اصل یہ ہے کہ لشکر یاجوج ماجوج بعد ہزار سال
اہل اسلام کے جمع ہونا ضرور ہے وہ بغیر انکار ختم المرسلین علیہ السلام کے کیونکر ہو جیسے
باب ستم مکاشفات فصل ۳۸ و ۳۹ خرقیل مین اہل سہتیا و روس کی نسبت لکھا ہے پس
نصارے نے بہت کچھہ ورق گردانی کی لیکن خلاف تاریخ متواترہ کے کیسے کہسکے جو حل کر
ناچار عاجز ہوا ۔ اور چوتھے امر تنقیح طلب کا جواب صاف ہے کہ جب خود فصل ۱۸ استثنی
مین لکھا ہے کہ جو دروغگو نبی دعوی کرے کہ مین صاحب کلام خدا موعود فصل ۱۸ استثنی کا
وہ مارا جاویگا پس اگر دروغگو نبی مارا جاوے اس صورت مین توریت جھوٹی ہوگی اور
عدالت عالیہ نے نصارے سے دریافت کیا کہ مسیح مارے گئے یا نہین وے بطیب خاطر
کہا کہ مارے گئے دریافت کیا گیا آیا دعوی کلام موعود کیا تھا جواب دیا کیا تھا پس حاکم اعلے
نے فرمایا کہ خود اپنے اقرار سے مان چکے کہ فصل ۱۸ استثنی کی رو سے مسیح تمہارا دروغگو
نبی تھا پھر مسلمان سے دریافت کیا کہ آیا تمہارے پیغمبر صاحب مارے گئے مسلمان نے جواب دیا
حاشا و کلا ہمارے قرآن مجید مین ہے واللہ یعصمک من الناس و انا لہ لحافظون وارد ہے
یعنی اللہ نگاہ رکھنے والا ہے تجکو آدمیون کے شر سے اور ہم بدرستی واسطے پیغمبر کے ہر آینہ
نگاہبان ہین اور قرآن مجید مین ہے افان مات او قتل انقلبتم آیا اگر مر جاوے نبی مگر یہ کہ
قتل کیا جاوے اے مسلمانون پھر جاوگے یعنی پھرنا نہین چاہیے اور حضور علیہ السلام نے
جیسے متواتر ہے مرض بخار و دردسر مین وفات پائی اور گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر
زہر کا اثر ہوا جو یہودیہ نے دیا تھا لیکن حضور علیہ السلام پر کچھہ اثر نہوا اسی وجہ صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ کے اثر سے روایت احادیث وارد ہے کہ حضور علیہ السلام کی رگ ابہر کے
کٹنے سے وفات ہوئی حالانکہ یہ بات محض غلط ہے رگ ابہر کا کٹنا موجب ورود خون ہے
اور کبھی حضور علیہ السلام کے ادرار خون نہوا دوسرے مسموم اور مقتول مین فرق ہے اور ہمارے
مسیح علیہ السلام بھی مارے نہین گئے اور نہ مسیح نے کلام موعود کا دعوی کیا پس ہمارے
مسیح علیہ السلام نبی راست گو تھے اور انجیل مین جو لکھا ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی کر کے
جان دیدی اور چورونکی ٹانگین توڑین اور ہڈیان نکالین اس سے بھی صاف ظاہر ہے
کہ مسیح مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہوئے اور بغیر اسکے کہ ہنوز قتل کا وقت ٹانگین توڑنے
سے آوے خود وفات پا گئے اور شبہ مقتولونکے ساتھ واسطے یہودیونکے ہو گئے اس صورت
مین اگر انجیل حوارین مین سے یوحنا کے لکھی ہوئی ہے ہمارے قرآن مجید کو مخالف نہیں
اور ہمارے حضور علیہ السلام نے دعوی نزول کلام فرمایا جو ٹکڑے ٹکڑے آپکے منہ مین کہے
گئے اور تکبر بھی نکیا جابجا مصدقا لما معکم فرمایا اس سبب سے فصل ۹ اسفر ثنی ہمارے
حضور علیہ السلام سے متعلق ہے — اور تیسرے امر تنقیح طلب کا جواب مسلمان نے
یہ دیا کہ ورس ۱۲ فصل ۱۶ اور ورس ۱۸ فصل ۲۵ تکوین نکال کے رکھدے جسمین صاف اسماعیلیونکو
برادران اسرائیلی کہا گیا ہے یہانتک کہ عیسو بن اسحاق کی شادی دختر اسماعیل سے ہوئی
جیسے ورس ۹ فصل ۲۸ تکوین مین ہے پس نصاری اس لاجوابی کے سات چونکہ گورنمنٹ انگلشیہ
کی حکومت اپنی سمجھتا تہا غراسنے لگا یہ نجانا کہ اول تو حکومت گورنمنٹ مین مسلمان
نصاری برابر ہین دوسرے اوسنے حکومت عدالت عالیہ سماوی مین حاضر کو لایق سزا کے
اس جہان مین نہو کیونکہ یہ جہان چندے کافرونکے واسطے ہے لیکن جزا واقعی جو وہان مقرر
ہوئی ہے کامل پاوینگے کہنے لگا کہ اسماعیل کی ماکنیزک ہاجرہ ہے مسلمان نے کمال وقار سے
جواب دیا کہ کنیزک مین اول عیب بیان کیجیے علی ہذا غلام مین اور پھر یوسف صدیق سے
اوسکو رفع کیجیے علی ہذا وہ جو چار بیٹون یعقوب کے شرکت اجداد مسیح مین تھے اور دوسری

وہین

تو یہن کب مقابلہ کر سکتی ہین جبکہ رومیولوس و ریموس اغسطس کے بیٹے وغیرہ کا حال دریافت کیجیے شرمانا چاہیے اور پہر جیسے یہودا روزن وربا کا حال آپ اپنی اجداد مسیح علیہ السلام مین برسربازار کرتے ہین کچہہ منہ نہ دکہلایئے پہر ربانیون یہود کے کلام کو دیکہیے کہ ہاجرہ کو شاہ مصر کی بیٹی لکہتے ہین کہ سارا کی بزرگی دیکہکر خدمت کے لیئے دیدی تہی اور رسم ہے کہ چہوٹی عورت امیرون مین بجائے خادمہ کے ہوتی ہے اوسکو آپ نے ظلم سے کنیزک کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے دیکہو باب اول تاریخ ایام کو کہ اوسمین قنطوراہ کو فقط کنیز کرکے لکہا ہے اور صاف باب چار نامہ اول گلیتیون مین دو عہد کا ذکر کرتا ہے ایک عہد اولاد ہاجرہ کا جو مکان پاک مقابل جروسلم یہود مین عرب مین بستی ہے یعنی کوہ سینا ہے عرب مین جو مکہ کے پہاڑ کا بہی نام ہے یعنی کوہ سنگ ریزہ وہی فصل ۳۳ سفر مثنی و فصل ۳ حبقوق و مزبور ۸۴ مین حضور علیہ السلام کا ذکر ہے جنکی ہجرت صحرائے فاران مین مدینہ منورہ لکہی ہے اور فصل ۴۲ شعیا مخصوص حضور علیہ السلام سے اس طرح لکہتا ہے کہ پولوس نصارے کو نصیحت کرتا ہے کہ عیسائی ہوکر دین موسوی کیون اختیار کرتی ہو آیا تم توریۃ پر عمل کو محصور کرتے ہو حالانکہ توریۃ مین بہی دو عہد لکہے ہین ایک اسماعیلی دوسرا اسحاقی لیکن اسحاقی کے ساتہہ اسماعیلی جمع نہین ہوسکتا ویسے ہی دین عیسوی موسوی کے ساتہہ نہین صاف اس سے دوسرے امر تنقیح طلب کا جواب معلوم ہوا کہ جابجا اسماعیلیون کی نسبت وعدہ توریۃ مین ہین اگر تفصیل کرین موجب تطویل فصیلہ ہوتا ہے اور رسالہ آفتاب عالمتاب و تفسیر معالمات الاسرار فی مکاشفات الاخیار مین بہت کچہہ مفصل ہین اور فصل ۴۲ شعیا مین تو مکہ کا لفظ تک موجود ہے جسکا ترجمہ چرنے والا کردیا ہے اور فصل ۶۰ شعیا مین بنی قیدار سے اوسکی آبادی اور پہر ترکون بنی قنطوراہ یعنی عیفا بن مدین کی اولاد سے اور ابراہیم کو وعدہ برکت اولاد اور امت عظیم ہونا اسماعیل سے کتاب تکوین اور باب ۳ کتاب اعمال سے واضح ہے اور نسبت

امر اول تنقیح طلب کے ظاہر ہے کہ کوئی وعدہ اولاد عیسو اور بنی قنطورا مین نہین سوائے اسکے کہ بنی قنطوراہ بعد اولاد قیدار کے حسب فصل ۶۰ شعیا کے مکہ کو آباد کرین اور بنی یہودا کی نسبت خود ورس ۱۴ باب ۸ نامہ عبرانیون سے واضح و باب ۳ کتاب اعمال مین اسماعیلیون کے عظیم الشان نبی کا وعدہ جسنے عہد جدید قائم ہوا اور جیسے عہد عتیق و عہد جدید قرآن کے حسب کتاب نامہ عبرانیون کے ورس ۱۳ باب ۸ کے میانجی دوسرے ورس ۲ و ۲۵ باب اول انجیل یوحن کے لفظ نبی پر جو سوائے مسیح ویحیے کے عظیم الشان ہونیوالا تہا نصارے کے ہاتہ کے نشان لگے ہوے ہین کلا ورس سے مقصود فصل ۱۸ سفر مثنی کا نبی عظیم الشان ہے اور وا ہی تباہی نصارے ہندیونکا قول معتبر نہین جو کہتے ہین کہ یہود مین یہ امر غلط مشہور ہو رہا تہا جیسے امر تنقیح طلب اول مین گذر گیا پس فصل ۱۸ سفر مثنی کے نبی عظیم الشان خاص پیغمبر اہل اسلام علیہ السلام ہین پس نظر بدین وجوہات برہانیہ **حکم ہوا** کہ دعوی نصارے ڈسمس اور نقل فیصلہ طبع کرائی جاوے تاکہ اہل اسلام مطلع ہوکر مولد شریف کی محفل کرین مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۶۶ عیسوی —

فقیر مرزا موحد کہتا ہے کہ سکرٹری گورنمنٹ آلہی کا حکم سنتے ہی مسلمانون نے فوراً محفل مولد شریف اس خوشی مین منعقد کی اور سجدہ شکر بجا لایا فقط ❊

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنة کہ رسالہ لا ثانی مسمی بہ فیصلہ ہائی کورٹ آسمانی سن تصنیف جناب مولوی مرزا موحد صاحب جالندہری بماہ جون سنہ ۱۸۶۶ء

مطبع رضوی دہلی مین چہپکر شایع ہوا

خاتمہ چند سوالات جو طلب کے بیان میں

خدمت میں ایسے پادریوں و محققین تاریخ مثل ماسٹر رامچندر صاحب و صاحبان انصاف و عین علمیت جو
جادۂ تقلید آبائی سے نکلکر دستار تحقیق کا لباس پہنتے ہیں یہ التماس ہے کہ تقلید بے شبہہ مسدود
باب تحقیق ہے اہل عقل مثل ماسٹر صاحب موصوف کے نزدیک ایسے مذہب کی پابندی لازم ہے
جسکے اصول دلائل یقینیہ سے مستحکم ہوں کیونکہ مذہب آبائی میں جبکہ نقصان پا کر ترک کر بیٹھے پھر
دوسرے مذہب کی تقلید اسپر کیا ضرور ہے اونپر پابندی تحقیق فرض عین ہے گو روٹی کہا و بہائی
بہتر ہے کہ جنکو تقلید پادریوں کی ڈبل روٹی و بسکٹ کے لیئے لابدی ہے ایسے لوگوں سے
ہمکو گفتگو نہیں کہ اونکو تاریخ میں دخل نہ اونکو مادہ علمیت بلکہ محققین کی خدمت میں چند سوالات
بطور مناظرہ ہیں جسمیں تحقیق حق مطلوب ہوتا ہے نہ مجادلہ و مکابرہ پس مناظرین براہ انصاف
بلا تعصب ہو کر جواب سے مطلع فرماویں لیکن پہلے تقریر سوالات سے آسانی کے لیئے حال تاریخی جو مجکو
معلوم ہے بطور اختصار لکھتا ہوں تا تلاش مقامات میں دقت نہو اور وہ یہ ہے جنرل ہسٹری کی رو سے
بیت المقدس جروسلم الیکم تبہ ۵۸۸ قبل مسیح میں بخت نصر نے اجاڑی ورشہ بعد اوسکے کورش
سیرس نے ۵۳۶ قبل مسیح میں بابل لیا اور یہود کو مطابق ورس ۲۲ فصل ۳۶ یرمیا کے قید بابل سے
خلاص کیا اور ۵۲۱ قبل مسیح میں دارایوش بن حشویرش تخت نشین ہوا اور ۵۲۰ قبل مسیح میں
فرمان تعمیر بیت المقدس صادر کیا اور ۳۲۳ قبل مسیح میں تیسری سلطنت والا اسکندر مرا اور اوسکے
چار وزیروں کی سلطنت ہوئی اونکی سلطنت کے بعد قیصروں کی سلطنت ہوئی جو رومی غیر قوم تھے
اونکے دوسرے قیصر اغسطس کے وقت میں بعد ساڑہے انہتر ہفتے یعنی چار سو بیس سال صدور فرمان تعمیر
جروسلم کے بعد عیسے پیدا ہوئے اور سنہ انہتر مسیحی میں بادشاہ نشین رومی یہودیہ میں آیا
اور مطابق تاریخ یہود کے سات سال تک پہانو کرتا رہا اور ساڑہے تین سال اپنے بعد
بعد سات سال کے طیطوس اپنے بیٹے کو شریک سلطنت کیا یہود کی تاریخ فصل ۱ و ۲۷

فصل نہم دانیال کو مطابق ہے جیسے آیندہ آتا ہے اور سنہ اتی مین بیت المقدس و قربانی ویمی کو
برباد کیا اس عرصہ کا حال بقول مورخ تاریخ کلیسیا وغیرہ کے لکھا کر کو ذاتی دریافت نہین ور سنہ
اتی مسیحی سے ستر ہفتے یعنی چار سو نوے سال بعد ۵۷۰ مسیحی مین مسلمانون کے پیغمبر صاحب پیدا ہوئے
اور جبکہ رومیونکو ۶۱۴ مسیحی مین سرس پادشاہ ایران نے ۶۱۶ تک برباد کیا اور گیارہوین تاریخ
ہرقل کی بربادی ۶۲۱ مسیحی مین ہوئی اوسوقت مین عربی پیغمبری کیا جنکی ہاتھ سے ہرقل کو برباد کیا
اور بیت المقدس کو از سر نو آباد کیا جو پھر ویران نہوئی اس رو سے فصل نہم دانیال کا مطلب
یہ ہوا کہ ۵۳۶ سنہ قبل مسیحی مین جو سنہ اول جلوس دارا یوس تھا دانیال نے ورس ۱۲ فصل ۲۵
یرمیا کو نسبت آزادی یہود و بربادی بابل جبکہ مطابق پایا اور ورس ۱۳ فصل مذکور سے
بار دگر بربادی کا یہود و بیت المقدس کے ذکر پایا دانیال رو یا کہ کب تک یہ حال اونکی
آبادی و بربادی کا رہیگا پس جبرئیل آیا اور مطابق ورس ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ کے بیان
کیا کہ بربادی بیت المقدس یعنی مرتبہ ثانیہ سے زمان ولادت ختم المرسلین تک ستر ہفتے
یعنی چار سو نوے سال ہونگے لیکن زمانہ بربادی بار دگر بیت المقدس کا حال یہ نہی معلوم
ہوا پس ورس ۲۵ مین فرمایا کہ بعد صدور فرمان بیت المقدس یعنی ۴۲۱ سنہ سے مسیح تک
ساٹ ہفتے یعنی چار سو بیس سال ہون گے و ۴۲۱ سنہ مین مسیح پیدا ہوگا اسی مقام سے
الحاق ورس ۲۶ کو مین دریافت ہوا جو ساٹ ہفتے کے بعد سات ہفتے و دو ہفتے کرکے
لکھتا ہے جسکی خود عبارت دلیل الحاق ہے اور ورس ۲۶ کا یہ حاصل مطابق تاریخ کے ہوا
کہ انہتر روز یعنی سال بعد ولادت مسیح کے سردار بادشاہ شین رومی آویگا اور وہ بیت المقدس
کو اجاڑیگا اوسکی تفصیل ورس ۲۷ مین کرتا ہے کہ ایک ہفتے یعنی سات سال تک لڑا زور
کریگا اور نیم ہفتے یعنی ساڑھے تین سال مین یعنی سنہ اتی مسیحی مین بیت المقدس کو ڈھائیگا
و قربانی کو اوٹھائیگا اور اوسی سال مین وہ مرجاویگا پس ورس ۲۶ کے ترجمہ عربیہ مین یہ
غلطی ہے کہ انہتر روز کے مقام پر انہتر ہفتے مصحف ہوگئے اور ولادت مسیح کے مقام پر

مسیح

قتل مسیح اور دوسرے ترجموں مین انہتر روز کے مقام پر باسٹھہ ہفتے اور ولادت مسیح کے مقام پر قتل مسیح

سوال اول اگر مجموعہ توریت مین تصحیف و تبدیل معنوی نہین تو علیسے مشہور جو سیٹھ پیغمبر
سال یعنی ساٹھہ ہفتے پیچھے صدور فرمان ارتخششتا کے پیدا ہوئے نبی موعود نہوئے پہر
علیسی رہت گو موعود کا پتا بتائے اگر علیسی مشہور نبی موعود تھے تو منکرین تصحیف معنوی
ورس ۲۵ فصل مذکور کو صحیح کرین وہ غلط ہوا جاتا ہے علی ہذا مسیح مشہور سنہ ۳۴ مین مارے
گئے اگر یہ امر صحیح ہے تو ورس ۲۶ کے معنی غلط ہوتے ہین اگر ورس مذکور کو صحیح کہتے ہین تو
وہ علیسی موعود تھے جنکو انہتر ہفتے یا باسٹھہ ہفتے بعد اوٹہنا چاہیئے اور پہر شروع انہتر
یا باسٹھہ ہفتے کا بیان کرین کہ کیسے ہے —

سوال دوم اہل اسلام زمانہ بربادی بیت المقدس بدست یہود سنہ اسی مذکور سے ستر ہفتے
بعد ولادت اپنے نبی ختم المرسلین علیہ السلام کو بیان کرتے ہین کہ مطابق تحریر گذشتہ کے
سراسر مطابق ہے و محققین تربیت یافتہ بیان کرین کتنے سوا اہل اسلام کے پیغمبر صاحب
کے مطابق ورس ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ فصل دانیال کہاتے ہین —

سوال سوم فصل ہفتم دانیال مین بادشاہتون بخت نصری فارسی سکندری کے بعد
رومی سلطنت کا ذکر ہے جسمین مسیح پیدا ہوئے اونکی سلطنت کا زوال دس بادشاہون سے
لکہا ہے جو سنہ ۲۱۰ مسیحی سے ہوئے اور پہر گیارہوین شاخ ہرقلی کا بیان ہے جسکو مسلمانون کے
پیغمبر صاحب کی امت نے برباد کیا جنکو دعوی ہے کہ لاکہون لاکہہ مقدسون کے ساتہہ ہمارے
پیغمبر صاحب صاحب زمانہ قدیم یعنی ازل سے آپکا نور پیدا تہا آئے یہانتک کہ آدم بے جان
اپنی مٹی مین تہے اور ابن آدم مسیح کو نور محمدی بصورت مہدی کی نگر خلافت بخشیگا اب محققین
نصاریٰ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ صاحب زمانے قدیم سے کیا مراد فصل ہفتم
دانیال مین لیتے ہین علیسے تو وہ ہو نہین سکتے کیونکہ وہ زمانہ رومی چوتہی سلطنت مین پیدا
ہوئے تہے بلکہ صاحب زمانے قدیم وہی ہے جو زمانہ گیارہوین شاخ ہرقلی مین مذکور ہے

تماثیل مذکور کو برباد کرے علی ہذا فصل ۷ دانیال مین چار پادشاہتون و دس پادشاہون کا
دس انگشت پاے سے ذکر ہے جن دس پادشاہونکے زمانہ سلطنت خداوند قدیم ہوکر روئے زمین
کو گہیر لے وہ سواے اہل اسلام کے دوسری کونسی سلطنت ہوئی بیان کیجیے ۔

سوال چہارم باب ۴ و ۵ و ۶ مکاشفات مین جو ذکر خداوند چار یار و چوبیس بزرگ
کی سلطنت کا ہے اہل اسلام کہتے ہین کہ خداوند سے مراد حضور علیہ السلام ہمارے ہین جو اول
مظہر خداوند قدیم بالزمان زندہ باعتبار حقیقت ہین کہ تمام عالم آپکی حقیقت و نور سے
پیدا ہوا اور چار یارونکے نام بہی اوسیکے موافق کہ اسد سے اسد اللہ علی اور بکر کے چہرہ سے
ابوبکر و انسان سے یعنی ذوالنورین عثمان و عقاب سے فاروق عمر اور نمانہ مروانیہ سے
عرصہ ہزار سال مین تیموریہ تک جو بیس سلطنتون کے بانی ہوئے اور ایکہزار سال بعد
مطابق باب بستم مکاشفات کے جنکی بہت مسیح کا اقرار رہتی ہے یاجوج روس ماجوج
انگریزون مین آزادگی پیدا ہوئی اب نصارے سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر یہ مقصود
نہین جو مذکور ہے تو وہ کون چار یار ہین جنکی سلطنت مطابق باب ۵ کتاب کو کہے میسر
ہوئی اور یاجوج ماجوج باتفاق باب بستم مکاشفات و اہل اسلام کے دوزخی ہین اور یاجوج
تو مطابق فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کے دوزخی روسی والی روش و مشک و توبل ہے
اور وہ بہی نصارے اور ماجوج کی اصل مقام فصل ۱۰ پیدایش کے تفسیر انگریزی مین سیتہیا
شمال بخارا لکہا ہے وہی تفسیر بیضاوی مین شمال آرمینیہ و آذربیجان ممالک سیتہیا کو ممالک
ماجوج لکہا ہے اور سیل صاحب نے سویڈن ناروے کو ڈنمارک و شمال جرمن کو جبرالٹر
وغیرہ مین ماجوج اور شمال جرمن سے وہ لوگ نارمنڈی فرانس کو گئے اور وہان سے
انگریز کہلائے اگر یہ نہین تو اے واقفین تربیت یافتہ کے مدعین وہ جو ریگ کے برابر تہا
مین بکثرت مطابق باب بستم مکاشفات کے ہین آپ قبت جغرافیہ زمین سے سو بیان
کرو وہ کون ہین اور ہزار سال بعد خداوند مسیح کی تقریب کے وہ کون ہی اور اگر چنگیز خانیہ

اور دوسرا

اور دوسرے ترکون کو کہیے پس ول تو وہ اولاد عیفا بن مدین کے ہین جنکی نسبت فصل ۶۰
شعیا مین لکھا ہے کہ بنت یعنی بنت بن حمل بن قیدار و قیدار کی اولاد بیت المقدس کو
آباد کریگی وہی عمر فاروق قیداری نے آباد کی پہر اولاد عیفا بن مدین یعنی بن ابراہیم سے
آباد ہوگی وہی ترکون کو پہلے شوکت ترکون سے کتب احادیث اہل اسلام مین موجود
ہے کہ اولاد قنطوراہ آوے گی اور قنطوراہ زوجہ ابراہیم ہین مادر مدین پہر دوسری فصل
۳۰ و ۳۱ حزقیل کا کیا جواب جس صاف والی روش و مشک تو بل کرکے لکھتا ہے جسکی فتوحات
اولاد کو تش بخارا و خوط خیوا پر ہوئی اور اونکے ساتھی اہل فارس جرمن ہین۔

سوال پنجم فصل ۵۴ شعیا کو مخصوص باولاد ہاجرہ فصل ۴ نامہ اول گلتیون مین کرتا ہے
اور اپنے دعوی غلط پر نوشتہ سابق معتبر سے سند لاتا ہے کہ دیکہو دو عہد مقرر ہوے یا مین ایک اولاد
سارا کا دوسرا خاص اولاد ہاجرہ کا جو عرب مین ایسے مکان پاک مین جو مقابل یروشلم ہمارے کو
ہے قائم ہو لیکن سارا کہتی ہے کہ عہد اسحاق کے سات عہد ہاجرہ جمع ہونے پاوے
پس اے نصاری انصاری ہو کر تم کیون عہد عتیق کو مانتے ہو اور یروشلم عرب کو کوہ سینا پر بتلاتا ہے
اور سینا کہتے ہین کوہ سنگریزہ دار کو وہ خاص مکہ ہے مسلمان کہتے ہین وہ عہد خاص ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل ہوا جنکی امت کو خاص خدا نے تعلیم حسب عدہ فصل ۵۴
شعیا کیا اور وہی بنی قیدار تھے جنکی ہجرت مطابق فصل ۲۱ شعیا کے تیما یعنی طیبہ مدینہ طیبہ
ہوئی کہ ایک سال ہجرت کے بعد بنی قیدار کے لوگونپر فتح موعود فصل ۲۱ شعیا مدینہ مین ہوئی
اب نصاری سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ایسی تصریحات کو کسپر محمول کرتے ہو عیسی سے
کچھ علاقہ بنی قیدار سے نہین جو ایک سال کے بعد جنکی تیما مین فتح ہوئی ہو ابیان کرین
کہ صاحب شجاعت خداوند بنی قیدار پر جسکا صاف ذکر فصل ۴۲ شعیا مین نظر شجاعت سے
کیون اعتراض کرتے ہو۔

سوال ششم درس ۲۱ باب ۸ نامہ عبرانیون مین لکھا ہے کہ مسیح کی نبوت کی خبر موسی نے نہین دی اور

ظاہر ہے کہ عیسی نبی یہود تھا پس برادران سرائیلی سے ہوا اور فصل ۱۹ سفر مثنی مین ایک نبی
عظیم الشان کی جو برادران اسرائیل مین ہو نہ اسرائیل مین خبر ہے اور فصل ۵ تکوین مین
اسماعیلیون کو برادران اسرئیل کرکے لکھا ہے اور رسول ۲ سے تا آخر باب ۳ اعمال
مین کہتا ہے کہ جب تک موسی کی فصل ۱۸ سفر مثنی کی خبر کامل نہولے عیسی کا مکرر آنا نہین
ہوسکتا پس مسلمانون کا قول ہے کہ مراد اوس نبی صاحب کلام سے ہمارے حضرت علیہ السلام
ہین پس عیسائی اسکا کیا جواب دیتے ہین اگر کہین کہ خود عیسے نے کہا ہے کہ میری خبر
موسی نے دی ہے لیکن تم اوسکو نہین سمجھتے اس سے واضح ہے کہ پال کا کہنا غلط ہے
علی ہذا باب ۳ مین اعمال مین پس اول تو کتاب اعمال و پال کا اعتبار نرہا دوسرے مطلب عیسے
کے قول کا یہ ہے کہ فصل ۳۲ سفر مثنی مین جو غیرت دلانا یہود کو غیر قوم یعنی رومی سے
لکھا ہے اوسمین اشارہ مسیح کیطرف ہے جسکو یہود وقت کی نظر سے نہین سمجھتے تھے
لیکن نبوت عیسی کی نسبت تصریح نہین جسکو پال کہتا ہے اگر نبی اخوان اسرئیل سے
مراد یہود ا ہوتا تو قول پال ہرگز صحیح نہوتا فقط

اشتہار کتب مناظرہ مذہبی

شایقان علم مناظرہ مذہبی کو مژدہ ہو کہ مطبع ہذا مین اس فن کی کتابین اکثر طبع
ہوتی رہتی ہین چنانچہ بالفعل بہی چند کتابین جو قابل دید ہین اور جمیع اہل اسلام
کو اپنے پاس رکہنا ضروریات سے ہے طبع ہوئی ہین جسکو خریدنا منظور ہو قیمت سید حسین
صاحب ضوی مالک اخبار خیر خواہ عالم دہلی کے نام بہیجکر منگالے کتابین یہ ہین

اعجاز عیسوی یہ کتاب جواب مولوی رحمة اللہ صاحب کرانوی کی تصنیفات سے ہے اسمین
کتب عہد عتیق و جدید کی تحریف کا ثبوت اور متعلق اسکے دیگر امور کا بیان نہایت شرح و بسط سے
کیا گیا ہے۔ بسبب قلت ہمراہ ملے کے یہ کتاب بالکل مفقود ہوگئی تھی دوبارہ زندہ ہوئی ہے
قیمت ۸ محصول ڈاک ... **ابطال التثلیث** تصنیف مولوی رحمة اللہ صاحب رد تثلیث میں

ما شاء الله لا قوة الا بالله

تفسیر قسمهای قرآن مجید

در مطبع رضوی دهلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً وشاکراً اللہ العلی الاعلی ومصلیاً ومسلماً علی ولیہ النبی المصطفی وعلی کل الہ المجتبی
وکل اصحابہ المرتضی لعد ازین پوشیدہ مبادکہ درابتدا از زمانہ خود بوجہ ممانعت حدیث
از نقل کتب سابقہ نظرم مقصود بر تفاسیر متداولہ بود واز علوم عقلیہ بہرہ داشتم و
آن ترتیبی کہ در کتب اہل عقل ونقل یافتہ میشود مطابق تفاسیر مذکورہ در مابین آیات
قرانی نیافتم وگو در نجم نجم بے شبہ آن فصاحت وبلاغت کہ از بیان بیرون است
مگر یکبارہ جملہ واحدہ نیز منزل لیس وہمی گذشت کہ کلام خدا وآن بے ترتیبی کہ مفسران
مینویسند وتسکینی از تاویلات شان حاصل نمیشد واز نیجا در نسبت حروف مقطعات
کہ بر یک سورت حرفی دون حرفی علی ہذا در نسبت قسمہائے قرانی کہ خصوصیت قسمی
بجائے دون جائے گمان ترجیح بلا مرجح بود در روزے اتفاق مطالعہ ترجمہ فصل اول
کتاب علم مشکوۃ از محدث دہلوی شیخ عبد الحق مرحوم او فتاد در آن مینویسند خلاصہ اش
آنکہ در ابتدا از اسلام بنظر انکہ در کار دین اہل اسلام از ناواقفیت متحیر نشوند اجازت نقل
از کتب سابقہ از حضور صلے اللہ علیہ وسلم نشد وچون در آنہا عجائبات وغرائبات
موجود اند اجازت نقل بعدہ از اہل کتاب شد بلکہ حکم* شد کہ بلغوا عنی وحدثوا عن بنی اسرائیل
کہ رسانید از من ونقل کنید از بنی اسرائیل پس بمعائنہ حکم مذکور شوق مطالعہ کتب سابقہ